© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اگر ایک شخص یا دو شخص کسی فریب میں مبتلا ہو کر کوئی افسوسناک یا مضحکہ انگیز حرکت کرنے لگیں تو آپ ان کا مذاق اڑا سکتے ہیں۔ انھیں ملامت کر سکتے ہیں۔ اور انھیں ان کی سبک حرکتی پر برا بھلا بھی کہہ سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اگر پوری کی پوری قوم ہی کسی فریب خیال و عمل کے حمام میں برہنہ ہو کر ناچنے لگ جائے تو آپ اسے کیا کہیں گے۔ کس کس کو برا کہئے گا اور کس منہ سے فرمائیے گا کہ آپ خود بھی تو اسی قوم کے ایک فرد ہیں۔ آج الکشن کے عنوان سے پورے ہندوستان کی مسلمان آبادی میں جو ہڑبونگ پھیلی ہوئی ہے۔ غور کیجئے تو یہ سب اسی نوع کی فریب خوردگی کا ایک نہایت المناک نظارہ ہے اگر مسلمانوں نے آئندہ کبھی سنجیدگی اور متانت سے آج کے واقعات کا جائزہ لیا تو یقین ہے کہ کل انھیں جوش و خروش کے اُن تمام مظاہروں پر ندامت اور شرمندگی ہوگی جن میں آج وہ بڑے احساسِ غرور و تمکنت کے ساتھ بر ملا حصہ لے رہے ہیں

ووٹ کے ذریعہ جو لوگ الکشن میں کامیاب ہوتے ہیں وہ عوام کا نمائندہ کہلاتے ہیں اور ان کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو عوام کا اعتماد حاصل ہے اور عوام نے اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال پوری آزادی اور دیانت داری کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن ایمان سے بتائیے کہ کیا واقعہ بھی یہی ہے؟ کیا درحقیقت جس شخص نے الکشن میں کامیابی حاصل کی ہے اس کی نسبت یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ اس کے حلقہ کے رائے دہندگان نے اپنی رائے کا آزادی کے ساتھ استعمال کر کے اسے اپنا نمایندہ منتخب کیا ہے؟ جن قوموں کے عوام تعلیم یافتہ ہیں اور جو اپنے اچھے برے کی تمیز اور پہچان رکھنے کے ساتھ اپنی رائے کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کی جرأت اور جسارت بھی رکھتے ہیں۔ بے شبہ ان کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انھوں نے جس شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر کونسل یا اسمبلی میں بھیجا ہے وہ واقعی ان کا نمائندہ ہے اور اس کو اپنے حلقۂ انتخاب کا اعتماد حاصل ہے۔

لیکن ہندوستان میں مسلم عوام کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے ان میں نہ تعلیم ہے نہ سیاسی شعور ہے، نہ دستوری اور آئینی پیچیدگیوں کا احساس ہے اور نہ اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ سب خطرات سے بے نیاز ہو کر اپنی رائے کا اظہار آزادی اور بیباکی سے کر سکیں۔ آج الکشن کے میدانِ کارزار میں دیکھ لیجئے کیا ہو رہا ہے! عوام کی زندگی اور ان کی معاشرتی دنیا سے الگ رہنے والوں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو مختلف پارٹیوں میں تقسیم ہو کر اور اپنی اپنی پارٹی کا ٹکٹ لیکر کونسلوں کی ممبری کے لئے جد و جہد کر رہا ہے ان پارٹیوں کے خاص خاص نعرے ہیں جن کے ذریعہ عوام کی رائے کو متاثر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس طبقہ میں جو زمیندار اور جاگیردار ہیں وہ اپنے اس رسوخ اور اثر کو کام میں لا رہے ہیں علمائے کرام اپنے ورع اور تقدس کے نام پر ووٹ طلب کر رہے ہیں ایک فریق دوسرے فریق کو کہتا ہے کہ یہ ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں اور اسلام کو تباہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ دوسرا فریق اپنے حریف کی نسبت کہتا ہے کہ یہ حکومت کے غلام اور اپنی غرض کے بندے ہیں ان کو اسلام اور مسلمانی سے کیا واسطہ؟ پھر اس پر بھی بس نہیں! اس کے ساتھ ساتھ زجر و توبیخ اور تخویف و تہدید بھی ہے اپنے حریفوں کیلئے سب و شتم، زد و کوب اور گالی گلوچ غرض یہ کہ سب ہی کچھ روا ہے۔ فتاویٰ کی بھرمار ہو رہی ہے اسی ایک چیز پر دوزخ اور جنت کا فیصلہ ہو رہا ہے گویا اب اسلام اور کفر کا دار و مدار صرف اس پر رہ گیا ہے کہ کون کس پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیتا ہے۔

فلسطین کے عربوں پر قیامت گذر گئی، انڈونیشیا کے مسلمان ظلم و استبداد کی چکی میں پس رہے ہیں ہندوستان کا مسلمان استعماریت کے پنجہ میں صیدِ زبوں بنا ہوا ہے شام اور لبنان کے فرزندانِ توحید فرانسیسیوں کی سنگینوں کے زیرِ سایہ زندگی کا سانس لے رہے ہیں، ٹرکی پر روس اپنے حرص و آز کے دندان تیز کر رہا ہے۔ ایران میں اشتراکیت کے عفریتِ جاں شکار نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ کروروں بندگانِ خدا افلاس اور غریبی کے مارے ہوئے درد و کرب میں مبتلا ہیں۔ عالمِ اسلام کا گوشہ گوشہ ماتم کدۂ آہ و بکا بن گیا ہے۔ لیکن ان سب آفات و

© rasailojaraid.com